بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۲۰ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش | ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۲۰ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۹۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

178

Sh. Ch. Fazl Ahmad Sb.
A.D.I. of Schools A.A.B.T.
Block No. 16
SARGODHA.
Dist. Shahpur

## مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۹ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈلہوزی سے ۵ بجے شام فون پر دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے کل سے حضور نے قرآن کریم کے آخری پارہ کا درس دینا شروع فرما دیا ہے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

قادیان ۱۹ ماہ ظہور کل صبح کی گاڑی سے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ آج شام کو واقفین تحریک جدید نے ان کے اعزاز میں دعوت افطاری دی۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے تقریر کی۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے نصائح کیں۔ آخر میں ناصر صاحب نے مختصر الفاظ میں درخواست دعا کی۔ افطاری کے دوران میں جناب مولوی عبد المغنی صاحب نے بھی چند نصائح کیں۔ آخر میں سب نے مل کر دعا کی۔

کل دکٹری ڈے کی وجہ سے مرکزی دفاتر میں تعطیل کی جائیگی —— ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے کی والدہ صاحبہ

روزنامہ الفضل قادیان —— ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

# گاندھی جی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا پر

## سیواگرام کے تار سے مزید روشنی

(ایڈیٹر)

"الفضل" کے گزشتہ پرچہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس رؤیا کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو حضور نے حال ہی میں گاندھی جی کے متعلق دیکھا۔ اور ۱۸ اگست کے "الفضل" میں بالفاظ ہی شائع ہو چکا ہے۔ یہ رؤیا ایک مفصل رؤیا ہے جس کے کئی پہلو ہیں اور اس کی تعبیر بھی جو حضور کی فرمودہ ہے ساتھ ہی شائع ہو چکی ہے کئی پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ مگر اس وقت اس کے صرف ابتدائی حصہ کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ حضور نے فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ غالباً گاندھی جی اپنے طریق کے مطابق کوئی ایسا قدم اٹھانے والے ہونگے۔ جو شور پیدا کرنے والا ہوگا"

اس اعلان کے چند ہی روز بعد بالکل غیر متوقع طور پر گاندھی جی کے متعلق یہ اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی۔ کہ انہوں نے بعض لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے اشارۃً اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ وہ برت رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر اس کے متعلق گاندھی جی نے نہ صرف یہ نہیں بتایا۔ کہ برت رکھنے کی وجہ کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا۔

"میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ برت کب رکھونگا۔ اور اس کا مقصد کیا ہوگا"

گویا گاندھی جی کے اپنے قدیم طریق کے مطابق کوئی قدم اٹھانے کا اعلان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رؤیا کی بناء پر اس وقت کیا۔ جبکہ کسی اور کے وہم و گمان میں اس بات کا آنا تو الگ رہا۔ کہ گاندھی جی اس قسم کا کوئی قدم اٹھائینگے۔ خود گاندھی جی کے وہم میں بھی یہ نہ تھا کہ اس رنگ میں انہیں کوئی قدم اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت جب انہوں نے اس بات کا اظہار کیا۔ کہ

"میری قسمت میں ایک اور برت کے امتحان میں سے گزرنا لکھا ہے"

تو انہیں معلوم ہی نہ تھا۔ کہ یہ برت وہ کب رکھیں گے۔ اور اس کا مقصد کیا ہوگا۔ اور جب خود گاندھی جی کی یہ حالت تھی۔ تو کسی اور کے لئے حالات اور واقعات کی بناء پر یہ قیاس کر لینا کس طرح ممکن تھا۔ گاندھی جی کے ان الفاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی ایسی بات کریں۔ مگر کوئی پوشیدہ طاقت کشاں کشاں انہیں ادھر لے جا رہی ہے۔ جس کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے رؤیا کی بناء پر کیا ہے۔

غرض گاندھی جی کے اپنے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ موجودہ حالات اور واقعات سے آئندہ کے متعلق ایسی قیاس آرائی کے لئے کوئی گنجائش ہی نہ تھی کیونکہ جب خود گاندھی جی کو ابھی تک یہ معلوم نہیں۔ کہ ان کے برت کا مقصد کیا ہوگا۔ اور وہ کب رکھیں گے۔ تو کسی اور کے لئے کس طرح ممکن تھا۔ کہ اس بارہ میں کوئی قیاس آرائی کر سکے۔

پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا رؤیا اور اس کی بیان فرمودہ تعبیر اس قسم کے شک و شبہ سے بالکل بالا ہے۔ اب ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس ہستی سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا جو عالم الغیب ہے۔ اور جو ہمیشہ سے اپنے پیارے بندوں کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے غیب کی خبریں ظاہر کیا کرتی ہے۔ پس یہ یقینی بات ہے۔ کہ آئندہ رونما ہونے والی خبر جس کے متعلق کسی قسم کے قرائن اور آثار موجود نہ ہوں۔ بلکہ ظاہری حالات اسکے خلاف نظر آتے ہوں لیکن اپنے وقت پر وہ نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہو جائے۔ وہ سوائے عالم الغیب ہستی کے اور کوئی نہیں بتا سکتا۔

اس بارے میں گاندھی جی کی جائے قیام سے ۱۷ اگست کو روانہ ہونے والے تار نے جو مزید روشنی ڈالی ہے۔ وہ یہ ہے:

"گاندھی جی کے مجوزہ برت کے متعلق تمام آشرم میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور یہ معاملہ چھوٹے چھوٹے معاملوں پر غلبہ پا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی آجکل بہت خاموش رہتے ہیں۔ اور ان کے دماغ پر ملک کی بدعنوانیوں کا بہت اثر ہے قیدیوں کی مسلسل نظر بندی۔ سیاسی قیدیوں کی طویل قید ناجائز نفع بازی۔ رشوت ستانی اور جنگ کے زمانہ کی دوسری خرابیوں سے گاندھی جی کو بہت تکلیف ہے۔ اور اب وہ کم مسکراتے اور کم مذاق کرتے نظر آتے ہیں وہ ہندوستان کی راہ نمائی کرنے کے لئے مزید روشنی طلب کر رہے ہیں۔ آشرم والوں کو پتہ نہیں ہے۔ کہ گاندھی جی یہ برت کب اور کہاں شروع کرینگے۔ لیکن اگر وہ ۱۹ اگست کو پونہ کے لئے روانہ نہ ہوئے۔ جہاں انہیں سردار پٹیل کے علاج کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں جانا ہے۔ تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ برت قریب ہے۔ ایک آشرم باسی نے کہا۔ کہ گاندھی جی اندر سے آواز آنے پر فوراً ہی برت شروع کر سکتے ہیں۔ گاندھی جی کے برت شروع کرنے پر کارکنوں کی توجہ تعمیری کام کی طرف اور زیادہ مرکوز ہو جائے گی۔ ممکن ہے کستوربا میموریل ٹرسٹ کی میٹنگ میں اس برت کے بارے میں گاندھی جی کوئی اعلان کریں۔"

اس تار سے ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی کے اپنے قدیم طریق کے مطابق کوئی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

# چودھری محمد اشرف صاحب ابن چودھری صادق علی صاحب کا مخلصانہ مکتوب

ذیل میں جناب چودھری صادق علی صاحب مرحوم کے لڑکے کا ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے حال ہی میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا۔ اور یہ جناب چودھری صاحب مرحوم کی اسی بیوی کی اولاد ہیں۔ جن کے خلاف بے انصافی کی شکایت چودھری محمد شفیع صاحب نے اپنے خط میں کی تھی۔

سیدی و آقائی دام اقبالکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کے وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اختصار کے ساتھ عرض ہے

(۱) چودھری محمد شفیع صاحب کا خط اور اس کا جواب جو الفضل ۱۷ جولائی میں شائع ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھ "پیغام صلح" ۲۵ جولائی میں اس کی نقل اور ایڈیٹر اخبار کی حاشیہ آرائی پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ لہٰذا حضور کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ حضور کو چودھری صادق علی صاحب مرحوم (جو میرے والد بزرگوار تھے) کے متعلق اچھی طرح علم تھا۔ کہ وہ نہایت سادہ اور متوکل انسان تھے۔ اور ہمارے خیال میں اُن حالات میں جن میں وہ تھے۔ ایسا انصاف جو بیوی اولاد اور رشتہ داروں سے کرنا جس کی مثال انہوں نے اپنی زندگی میں سب کچھ بچوں اور بیویوں میں تقسیم کر کے قائم کی۔ دوسروں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔ اور چودھری محمد شفیع صاحب کا یہ کہنا کہ انہوں نے بے انصافی کی سراسر غلط ہے۔ باقی رہا "پیغام صلح" کا اس خط کو چھاپنا اور حاشیہ آرائی کرنا۔ اگر واقعی انکی نیت نیک ہے۔ تو میری طرف سے چیلنج ہے۔ کہ وہ خود اپنے آدمیوں پر مشتمل ایک بورڈ بٹھائے۔ اور اس معاملہ کی تفتیش شروع کرائے۔ اور اگر وہ غلطی پر نکلے اور محض تعصب کی بنا پر اس نے یہ لکھا ہو۔ اور یقیناً ہے بھی ایسا ہی۔ تو آئندہ کے لئے تائب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرے۔ جہاں تک تو میرے اپنے خاندان کا تعلق تھا۔

(۲) چودھری محمد شفیع صاحب کا حضور کی خدمت میں اس بے باکی سے خط لکھنا اور اتنی غلط بیانی کرنا اور دوسرے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کرنا سخت گمراہ کن اور دلالت سے پُر فعل ہے۔ میرا یا میرے خاندان کا جب تک وہ حضور سے معافی نہ مانگے اور اُسے معافی نہ مل جائے۔ اس سے کوئی تعلق نہیں۔ مجھے ڈر ہے۔ کہ میں رنج میں کوئی ایسا لفظ نہ لکھ دوں جو قابل گرفت ہو جائے۔ اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

(۳) یہ خط لکھنے میں مجھے دیر اس لئے ہوئی۔ کہ میں اپنے پیدائشی گاؤں ضلع گجرات میں چند معاملات کے تصفیہ کے سلسلہ میں گیا ہوا تھا۔ اور وہاں توقع سے زیادہ دیر لگ گئی اور اخبار الفضل کے پرچے جہلم میں جہاں میری مستقل رہائش ہے۔ اکٹھے ہوتے رہے۔ اب واپسی پر پڑھنے کے بعد حضور کی خدمت میں یہ لکھ رہا ہوں۔

(۴) میرے محسن آقا۔ آپ نے ہمیشہ نظر عنایت مجھ عاجز پر رکھی۔ اور امید ہے۔ آئندہ بھی حضور اپنے ادنےٰ غلام پر کرم فرماتے رہیں گے۔ میں چونکہ عنقریب انگلستان معہ بال بچوں کے کاروبار کے لئے۔ اور بچوں کی تعلیم کے لئے جا رہا ہوں۔ گورنمنٹ سے Passage مل چکا ہے۔ اس لئے عرض پرداز ہوں کہ حضور ہم غریبوں کے لئے دعا، استقامت اور دین کی خدمت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

والسلام عاجز محمد اشرف

## مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے ماتحت مرکز کی طرف سے ۲۵ اگست تا ۲۵ ستمبر ایک ماہ قرآن کریم کا ترجمہ سکھلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں ہر مجلس خدام الاحمدیہ کے کم از کم ایک ایک نمائندہ کو ضرور شامل ہونا چاہئے لیکن افسوس ہے۔ کہ باوجود تکرار کے ساتھ تحریک کرنے کے اور خطوط کے ذریعہ توجہ دلانے کے بعض مجالس میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔ انہوں نے ابھی تک کسی مناسب خادم کو نمائندہ تجویز کر کے شعبہ تعلیم کو مطلع نہیں فرمایا۔ اور بعض مجالس نے تجارتی کاروبار میں مصروفیت یا ملازمت یا ناخواندہ ہونے کا عذر کر دیا ہے۔ گزارش ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنا ایک ایک نمائندہ تجویز کر کے نام سے مطلع کریں۔ اور واضح رہے۔ کہ دنیوی کاروبار میں مصروفیت معقول عذر نہیں تصور کیا جا سکتا۔ جیسے بھی بن پڑے ہر مجلس کم از کم ایک خادم ایک ماہ کام سے فراغت حاصل کرے۔ یہ معمولی سی قربانی ہے کہ جبکہ ہر مجلس سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کسی مجلس کا ایک پیش کرنے میں عذر کرنا از حد تعجب انگیز اور افسوسناک ہے۔ ساتھ ہی یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ تعلیم القرآن کی کلاس میں شمولیت کیلئے خادم کی شرط [illegible]

---

اندر سے آواز آنے کے منتظر ہیں۔ مگر انہیں یہ کس نے بتایا۔ کہ بُت کے متعلق اندر سے آواز آنیوالی ہے۔ جس کا انہیں انتظار کرنا چاہئے۔ یہ احساس انہیں بُت کے لئے آمادگی پیدا ہوا ہو گا۔ اور اب کے جس طریق سے انہوں نے برت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس کی مثال ان کی ساری زندگی میں نہیں ملتی۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کی قدرت کی عجیب شان نظر آتی ہے اس بارے میں جماعت احمدیہ کو جہاں خدا تعالیٰ کے حضور رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خصوصیت کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے۔ کہ وہ اس نشان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ وہاں یہ بھی التجا کرنی چاہئے کہ اس اقدام کے مضر اثرات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ اور انہیں اپنے نفع ونقصان کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔

قدم اٹھانے کا امکان زیادہ سے زیادہ یقینی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور جلد ہی ان کی طرف سے کچھ وقوع پذیر ہونے والا ہے۔ اگرچہ ابھی تک انہیں خود معلوم نہیں کہ کیوں اور کس وقت ایسا ہو گا۔ وہ امور جن کے متعلق اس تار میں یہ قیاس کیا گیا ہے۔ کہ گاندھی جی پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اور انہیں برت کی طرف کھینچے لئے جا رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویا کے دوسرے پہلوؤں کے پورے ہونے کے بھی سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان پہلوؤں میں سے حضور کا خود فرمودہ ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ ان کے اس اقدام کا اثر مسلمانوں پر بھی پڑے گا۔" کہا جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی برت رکھنے کے لئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## جنگ کا خاتمہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

دنیاوی جنگ ختم ہو کر روحانی جنگ کے لئے میدان تیار کر رہی ہے۔ روحانی جنگ یعنی تبلیغ اسلام جو احمدیت کا اصل مقصد ہے۔ زور شور سے شروع ہو رہی ہے۔ اس جنگ میں ہمارے دو ہتھیار ہیں اول مبلغین۔ دوم لٹریچر۔ اس وقت مبلغ اس قدر تعداد میں نہیں ہیں۔ جس قدر کہ اس عظیم الشان مقصد کے لئے درکار ہیں۔ لیکن وہ وقت آنے والا ہے۔ بلکہ قریب ہے۔ جبکہ ہمارے مبلغ تمام دنیا میں چھا جائیں گے۔ اس وقت اس کمی کو دوسرے ہتھیار یعنی لٹریچر سے پورا کیا جا سکتا۔ دنیا اس وقت صداقت کی طرف رجوع کرتی نظر آ رہی ہے۔ لٹریچر کی مانگ دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ حالات زمانہ اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ تمام دنیا میں نہایت وسیع پیمانہ میں سلسلہ کا لٹریچر پھیلا دیا جائے۔

صیغہ نشر و اشاعت جس کا مقصد تبلیغی لٹریچر مہیا کرنا اور ان سعید روحوں تک جو حق کی تلاش میں ہیں پہنچانا ہے۔ نہایت تندہی سے اپنا کام کر رہا ہے۔ لیکن یہ صیغہ مشروط بامر ہے یعنی جماعت جس قدر مدد کرتی ہے۔ اسکے مطابق یہ کام کرتا ہے۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے تبلیغ اسلام اور احمدیت کے لٹریچر کی اشاعت کے لئے صیغہ نشر و اشاعت کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ تا وہ دن جلد آ جائے جبکہ تمام دنیا پر اسلام کا پرچم لہرائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

## لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر لاہور "اسلام کا اقتصادی نظام" شائع ہو گیا ہے لیکن اس کی مانگ اتنی زیادہ ہے۔ کہ اس کی پانچ ہزار کاپیاں جو کہ چھاپی گئی ہیں ان تمام کے لئے آرڈر بک ہو چکے ہیں۔ بلکہ کئی دوستوں کی مانگ کو فی الحال ہم پورا نہیں کر سکے۔ اس لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ فون ڈلہوزی سے اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کی اجازت دیدی ہے کتابت شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ اپنے آرڈر پہلے سے بک کرا دیں۔ اور اس کی قیمت دفتر محاسب میں بھجوائیں تا کہ بعد میں انہیں ایسی کوئی تکلیف نہ ہو جیسی کہ پہلے ایڈیشن کے موقعہ پر ہوئی۔ اور کئی دوستوں نے اظہار ناراضگی بھی کیا۔ جب ان سے کہا گیا کہ اب کتاب ختم ہو چکی ہے۔

پس اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دوست اس کی مطلوبہ کاپیاں پہلے ہی آرڈر دے کر محفوظ کرا لیں۔ یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت دوسرا ایڈیشن مجلد شائع کیا جائیگا۔ اور عنقریب اس کی قیمت کا اعلان بھی کر دیا جائیگا۔ (ناظم تجارت)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# سورۂ فاتحہ ——— اور ——— مصلح موعود

(۴)

## موجودہ مشکلات کا حل

اس وقت دنیا میں سوشلزم، کمیونزم اور انٹرنیشنل سوشلزم نامی تین زبردست تحریکیں پائی جاتی ہیں۔ جن کا مقصد بزعم خویش غرباء کی حالت کو سدھارنا اور دنیا کی سیاسی اور اقتصادی مشکلات کا حل پیش کرنا ہے۔ اس جگہ ان کے متعلق تفصیل کے ساتھ کچھ نہیں لکھا جا سکتا۔ صرف اتنا کہہ دینا کافی ہوگا۔ کہ ان میں سے کوئی تحریک بھی دنیا بھر کے دکھوں اور دردوں کو دور نہیں کر سکتی۔ سوشلزم کے ذریعہ صرف برطانیہ اور امریکہ اپنے معیار زندگی کو بلند کر سکتے ہیں۔ کمیونزم کے ذریعہ صرف روس اور اشتراکی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور نیشنلسٹ سوشلزم صرف محوری ممالک کے لئے قابل قبول ہو سکتا ہے۔ کیا برطانیہ اور امریکہ جو سوشلزم کے حامی ہیں کسی ایسے ملک کی مشکلات کو کلی طور پر دور کرنے کا بیڑا اٹھا سکتے ہیں۔ جو ان کی حدود سے باہر ہو؟ کیا روس اپنے اصول کے ذریعہ حقیقی معنوں میں غیر ممالک کے کام آ سکتا ہے؟ اور کیا انٹرنیشنل سوشلزم کے حامی جو نسلی تفوق کے بھی دعویدار ہیں ایک عالمگیر امن اور عافیت کا حصار قائم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ تمام تحریکیں مذہب کو کوئی وقعت نہیں دیتیں۔ ان کے نزدیک انسان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کا پاس چنداں ضروری نہیں۔ ان تینوں میں کمیونزم کو یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ وہ امیروں اور غریبوں کے فرق کو دور کرنے کی دعویدار اور ہر شخص کے ساتھ مساوی برتاؤ کرنے کی علمبردار ہے لیکن اول تو اس کے ذریعہ لوگوں کی انفرادی اور گھریلو آزادی کو زبردستی چھین لیا جاتا ہے۔ دوم۔ دماغی کاوش کے لئے راستہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اور اس قسم کی مشقت کو قابل امداد نہیں سمجھا جاتا۔ جو خالص دماغی یا اخلاقی یا روحانی امور سے تعلق رکھتی ہو۔ غرض یہ تینوں تحریکیں بالکل نامکمل ہیں۔ اور دنیا ان سے صحیح رنگ میں فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ ان کے اندر قومی نشوونما کا مادہ تو پایا جاتا ہے۔ لیکن بین الاقوامی اخوت اور ہمدردی کا جذبہ ہرگز نہیں پایا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا مصائب کے ایک سخت ترین دور میں سے گزر رہی ہے اور کسی انسان کو بھی پورا سکھ اور چین نصیب نہیں۔ لیکن اس کے مقابل موجودہ زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریک وصیت کے ذریعہ ایک عظیم الشان اور عالمگیر "نظام نو" کی بنیاد رکھ دی ہے۔

## وصیت اور اس کا امتیاز

۱۹۰۵ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کو اپنے اموال اور اپنی جائدادوں کا ایک حصہ دین کے راستہ میں وقف کرنے کی پرزور تلقین فرمائی۔ تاکہ اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور بعض دوسرے اہم امور اعلیٰ پیمانہ پر چلائے جائیں جن کی ضرورت مستقبل میں دنیا کو لاحق ہونے والی تھی۔ چنانچہ حضور رسالہ الوصیت میں اس تحریک کے ماتحت اس جمع شدہ سرمایہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے ——— اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی تفصیل کرنا اب قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے ——— ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔"

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ تحریک طوعی ہے۔ جبری نہیں۔ اور اس کے ذریعہ ہر احمدی سے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا طالب ہو۔ اور اس کی رحمتیں جذب کرنے کی حقیقی تڑپ اپنے دل میں رکھتا ہو۔ یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ محض خدا کی خاطر اپنی جائداد کا کم از کم دسواں حصہ اور زیادہ سے زیادہ تیسرا حصہ وقف کرے۔ اور یہ وقف ہر قسم کی جائداد یا آمدنی پر ہر وقت حاوی ہوگا۔ اور جب کسی احمدی کی جائداد اس کی وفات اور حصہ وصیت کی ادائیگی کے بعد اسلامی ورثہ کے احکام کے مطابق اس کے ورثاء میں تقسیم ہوگی۔ تو ورثاء کو از سر نو حاصل شدہ جائداد کے مطابق وصیت کرنا ہوگی۔ اور یہ وصیت جائداد یا آمدنی کے کم و بیش ہونے کے ساتھ گھٹتی بڑھتی رہے گی اس طریق پر بہت جلد سرمایہ داری کا خاتمہ ہو کر کثیر اموال غرباء اور قابل امداد لوگوں کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ جن کے ذریعہ ہر غریب اور بے روزگار کی ضروریات مہیا کی جا سکیں گی۔ اور بغیر کسی قسم کی زبردستی کے بلکہ نہایت فراخدلی کے ساتھ ہر دولتمند اپنے تنگدست بھائی کے لئے گزارہ کی صورت پیدا کر رہا ہوگا۔ علاوہ ازیں چونکہ اسلام یا احمدیت ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اس لئے ہر ملک اور قوم سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کے لئے تحریک وصیت میں حصہ لینے کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اس طرح ہر ملک اور قوم سے غلامی اور تنگدستی کی لعنت کو ملیا میٹ کر دینے کی زبردست بنیادیں قائم کر دی گئی ہیں۔ پس دیگر دنیاوی تحریکات کے مقابل وصیت کو یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سب انسانوں کی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا ہے لیکن ساتھ ہی کسی کے انفرادی یا عائلی زندگی کے جذبات کو بھی تباہ نہیں کیا جاتا۔ نیز یہ کام مالداروں سے طوعی طور پر لیا جاتا ہے۔ اور یہ نظام ملکی نہیں بلکہ بین الاقوامی ہے۔

## سورۂ فاتحہ میں اسلامی نظام کا نقشہ

سورۂ فاتحہ میں سب سے پہلا سبق انسانوں کو یہ دیا گیا ہے۔ کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی تعریف محبت اور پرورش کا حقیقی مستحق ہے۔ اور وہی ہم سب کی ترقی اور نشوونما کے ذرائع پیدا کرنے والا ہے۔ انسان کو ہر نیک کام اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی کرنا چاہیئے۔ اور اسی سے بہترین اجر پانے کی امید رکھنی چاہیئے۔ اس طریق سے انسانوں کے اندر ہر قسم کے دنیوی جذبات سے دور رہ کر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کا ملکہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی ربوبیت بلا امتیاز مذہب و ملت دنیا کے ہر متنفس کے لئے اس کے قوےٰ اور ترقی کی استعدادوں کے مطابق یکساں طور پر کام کر رہی ہے اسی طرح اسلامی نظام کو بھی بین الاقوامی رنگ اختیار کرنا اور عالمگیر الفت اور ہمدردی کی بنیادوں پر استوار ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس کے ذریعہ تمام انسانوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

پھر چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لئے ایک مخصوص ماحول پیدا کیا ہے اور ہر شخص کو مناسب حد تک اپنے انعام سے نوازا ہے۔ اس لئے اسلامی نظام حکومت کا فرض رکھا گیا ہے۔ کہ ہر انسان کے ماحول اور اس کی انفرادیت اور عائلی زندگی کا احترام کرے۔ اور زبردستی اس کو ان آرام پہنچانے والے اسباب سے محروم نہ کر دے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخشے ہوں۔ اس کے علاوہ حکومت اور دولتمند طبقہ غرباء کے لئے اس قسم کے فنڈ قائم کرے۔ جن کے ذریعہ ہر غریب کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی راہ میں طوعی طور پر امیروں کی جائدادوں پر قبضہ کر کے غریبوں کی زندگی کے لوازمات مہیا کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین کہ خدا کی راہ میں اپنے اموال میں سے مقررہ شرح کے خرچ کرنے کے بعد جو الٰہی جماعتوں کے تعمیری کاموں کے لئے ضروری ہے طوعی طور پر غرباء کے لئے اس قسم کے فنڈ بھی کھول دو جن سے وہ فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اپنے ہاتھوں اپنے آپکو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ یعنی غرباء کی خبر گیری کرنا اور ان کا خیال نہ رکھنا فتنہ و فساد کا موجب بنکر قوم کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت اور مالکیت کا تقاضا ہے۔ کہ اسلامی نظام میں ہر شخص کو اس کی کوشش اور محنت کا مناسب معاوضہ ملے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ ہر شخص کی نیک کوشش کا بدلہ کم از کم اس کے مساوی ضرور دو۔ اور بہتر تو یہ ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر دو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حتیٰ کہ ہر انسان سے اس رنگ میں بھلائی کرو۔ گویا کہ وہ تمہارا قریبی رشتہ دار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بے حیائی۔ فریب اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ اس آیت میں اسلامی نظام کی ایک اجمالی تصویر پیش کرکے بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تمام بے حیائیوں اور بدکاریوں اور جھوٹ اور فریب کی باتوں اور تمام بغاوتوں کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تصویر اس نقشہ کے عین مطابق ہے۔ جو سورہ فاتحہ میں کھینچا گیا ہے۔

سورہ فاتحہ کی باقی آیات میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اس قسم کی تمام انسانی کوششیں الٰہی نصرت و تائید کے بغیر کارآمد ثابت نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ اور ہر کام اسی کی رضا کے حصول کی خاطر کرنا چاہیئے۔ اس طرح دلوں کے اندر خدا اور اس کے رسول اور مذہب کا صحیح احترام پیدا کیا گیا ہے۔

## نظام نو

یہ عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصایا کی آمدنی کا ایک بہت بڑا مصرف ان امور کو قرار دیا ہے۔ جن کا احساس دنیا کو ایک وقت میں خود بخود ہونے والا تھا۔ حضور نے ان اموال کا مستحق غریبوں اور مفلسوں کو بھی قرار دے کر ان امور کی قدرے وضاحت فرما دی ہے۔ چنانچہ آج جبکہ چاروں طرف ایک بڑی کشمکش جاری ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں درحقیقت کسی اطمینان انگیز نتیجہ پر نہیں پہنچ رہیں۔ اور ہر آنکھ کسی ایسے نظام کی متلاشی ہے۔ جو صحیح معنوں میں دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کرنے والا ہو۔

• المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عظیم الشان نظام نو کی پوری تشریح فرما دی ہے۔ جس کی بنیاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آج سے چالیس سال قبل تحریک وصیت کے ذریعہ رکھی تھی۔ چنانچہ حضور اپنی معرکۃ الآراء تقریر "نظام نو" میں وصیت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت ان الفاظ میں اسی نظام کی طرف اشارہ ہے۔ جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ کہ ہر فرد بشر کے لئے کھانا مہیا کیا جائے۔ ہر فرد بشر کے لئے کپڑا مہیا کیا جائے۔ ہر فرد بشر کے لئے مکان مہیا کیا جائے۔ ہر فرد بشر کے لئے تعلیم اور علاج کا سامان مہیا کیا جائے۔ اور یہ کام ٹیکسوں سے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ جائیدادیں لی جائیں۔ اور اس ضرورت پر خرچ کی جائیں۔"

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے ——— جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے۔ اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے۔ جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائیگا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا۔ تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائیگا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائیگا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھریگا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہیگا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑیگی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

## تحریک جدید

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ نظام نو کو قریب تر لانے کے لئے وصیت کے دائرہ کو حتی الامکان وسیع بنانا چاہیئے۔ اور اس مقصد کے پیش نظر جماعت کی تبلیغی کوششوں کو نہایت تیز ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ جوں جوں احمدیت پھیلے وصیت کے نظام کو بھی وسعت حاصل ہو۔ اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ جو جماعت کے سامنے زبردست مالی اور جانی قربانیوں کے مطالبات رکھتی ہے۔ تاکہ تبلیغ کے کام کو حتی المقدور اعلیٰ ترین پیمانہ پر چلایا جا سکے۔ اور ہم جلد از جلد وہ دن دیکھ لیں۔ جب دنیا اسلامی نظام سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا رہی ہو۔ اور غلامی اور تنگدستی کو مٹا دیا جائیگا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں

"تحریک جدید کیا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کے لئے ہے۔ کہ وصیت کے ذریعہ تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے آنے میں ابھی دیر ہے۔ اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا چھوٹا سا نقشہ تحریک جدید کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔ تاکہ اس وقت تک کہ وصیت کا نظام مضبوط ہو۔ اس ذریعہ سے جو مرکزی جائیداد پیدا ہو۔ اس سے تبلیغ کو وسیع کیا جائے۔ اور تبلیغ سے وصیت کو وسیع کیا جائے۔" (تقریر نظام نو)

پس مصلح موعود اور سورہ فاتحہ کو ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اور یہ دونوں احمدیت کا زبردست روحانی سرمایہ ہیں۔ جس کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہ اس امر کی روشن دلیل ہے۔ کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اسلام ایک زندہ مذہب قرآن مجید ایک زندہ کتاب اور ہمارے پیارے مطاع حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک زندہ نبی اور رسول ہیں۔ اور حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی اصلاح اور راہ نمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی وہ موعود فرزند ہیں۔ جن کی بشارت حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی۔ ہم مخالفین کو ایک بار پھر دعوتِ فکر دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ ؎

سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

(اخوند فیاض احمد قادیان)

# مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ نبوت کے متعلق

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صریح تحریروں بلکہ خود اپنی سالہا سال کی تحریروں کو پس پشت ڈال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا انکار اس لئے کیا۔ کہ غیر احمدیوں کو خوش کر سکیں۔ لیکن غیر احمدی اب نبی کی وہ تعریف کرنے لگے ہیں جو مولوی صاحب کے خیال کے خلاف ہے۔ ان حالات میں یہ دریافت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب اب کیا طریق اختیار کرینگے۔ اور نبوت کے متعلق اپنے تبدیل شدہ عقیدہ میں ایک بار پھر تبدیلی کرینگے یا نہیں۔

رسالہ معارف جولائی ۱۹۴۵ء میں ختم نبوت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سید حسین امام صاحب حسین منزل گیا" نے لکھا ہے۔ "رسول وہ ہے۔ جو صاحب کتاب یا صاحب شریعت جدید ہو۔ یا قدیم شریعت کو کسی جدید قوم میں لایا ہو۔ اور نبی وہ ہے جو صاحب وحی ہو۔ اور ان قیود سے مقید ہو یا نہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں۔ ہر رسول جو منصب نبوت پر آئے۔ وہ نبی بھی ہو۔ یا نبی صرف نبی ہو۔ اسکو کوئی کتاب یا شریعت نہ ملی ہو۔" الخ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) ان اللہ سمانی نبیاً بوحیہ (استفتاء) خدا نے اپنی وحی اور الہام کے ذریعہ میرا نام نبی رکھا ہے۔ (۲) اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(۳) تذکرۃ الشہادتین فارسی جولائی ۱۹۰۳ء میں لا نبی بعدی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "الغرض عقیدہ ما اینست کہ سلسلہ نبوت ختم نہ شد است۔ اما کمالات نبوت بر ذات سرور انبیاء علیہ السلام ختم گشت۔ و ہیچ اسرائیلی نبی در ایں امت نخواہد رسید آنکہ مبعوث شدنی بود مبعوث گردید۔ (۳) اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

(۴) آخری خط اخبار عام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء میں حضور فرماتے ہیں:۔ "سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ ........ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک کہ دنیا سے گذر جاؤں۔

مولوی محمد علی صاحب کا ارشاد ہے۔ (پیغام صلح ۳۰ر دسمبر ۱۹۴۴ء) "ہمارا جو قادیانی جماعت سے اختلاف ہے۔ وہ اس حد تک ہے۔ جو انہوں نے کفر کی بات اسلام میں داخل کر دی ہے۔ فی الحقیقت یہ جو نبوت کا مسئلہ ہے اس پر ۳۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ قادیانی جماعت کا یہ مسئلہ درگذر کرنے کے قابل نہیں۔ یہ کفر ہے۔ ہر ایک نافرمانی بھی کفر ہے۔ مگر یہ بڑا سخت کفر ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم کے اعلان کے بعد کسی کی رسالت اور نبوت قائم کی جائے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت میں کسی کو شریک کیا جاوے۔ تو اسکا مقابلہ پوری قوت کے ساتھ کرو۔ خدا کے لئے کسی منصف سے ہی یہ جواب دکھلا کر فیصلہ کرالیں۔ اور اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ جب غیر احمدی بھی یہ ماننے لگ گئے ہیں۔ کہ نبی کے لئے کتاب (شریعت) لانا ضروری نہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ اس کے خلاف عقیدہ رکھ کر مولوی صاحب ان کو خوش نہیں کر سکتے۔ وہ [illegible]

([illegible])

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خادم وہی ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے

# خدام الاحمدیہ

کا

# ساتواں سالانہ اجتماع

۱۹ — ۲۰ — ۲۱

اخاء ۱۳۲۴ہش
اکتوبر ۱۹۴۵ء

## رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منفردانہ اور بظاہر کمزور آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہزاروں لاکھوں صالح روحیں جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر اصلاح امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروگرام میں شامل ہو چکی ہیں

## خدا تعالیٰ کا منشا

اب اس پاک جماعت کے ذریعہ امت محمدیہ اور دنیا کی اصلاح کرنیکا ہے

اس پاک جماعت کے نظام کا ایک چھوٹے سے چھوٹا شعبہ ——— اس اصلاح عظیم کے پروگرام کا ایک حقیر سے حقیر جزو ——— اس تحریک کا معمولی ذرہ (ATOM) بھی

اس نظام میں شامل ہونے والے نوجوانوں کی نگاہ میں

**ایک گہری حقیقت ——— ایک بے اندازہ اہمیت**

رکھتا ہے

اس انقلابی تحریک کا چھوٹا سا جزو

**خدام الاحمدیہ ——— کا ——— سالانہ اجتماع** ہے

ہزار ڈیڑھ ہزار نہتے اور کمزور نوجوانوں اور بچوں کا دو تین روز کے لئے ایک خاص پروگرام کے ماتحت جمع ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس سے ہزاروں گنا بڑے اکٹھ آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے لاکھوں گنا زیادہ طاقت کا مظاہرہ کرنے والے مجمعے اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ توپ اور ہوائی جہاز سے لیس اور ATOMIC BOMBS (اٹومک بم) سے مسلح

اس سراپا کمزوری کا اس مجسم طاقت و تہور سے بھلا مقابلہ ہی کیا؟

——— مگر نہیں ———

میں نے تو دنیا کی زبان میں باتیں شروع کر دیں ——— مجھے تو روحانی زبان میں کچھ کہنا تھا

اگر مادہ کا ایک معمولی ذرہ "طاقت" میں منتقل کئے جانے پر چھ سات مربع میل کی ہر مادی شی آگ میں تبدیل کر سکتا ہے

بڑے بڑے شہر آنِ واحد میں اپنی ہی گرمی میں بھسم کر سکتا ہے۔ جنہیں دیکھ کر رونا آتے۔ اور جب مادی ذرے اپنے رنگ میں رنگین کر سکتا ہے۔

تو پھر میری روح کا ذرہ ——— میرا روحانی ATOM کیا کچھ نہیں کر سکتا۔

گرمی کی ضرورت ہے ——— محبت الٰہی کی انتہائی گرمی کی
سوز کی ضرورت ہے ——— عشق الٰہی کے انتہائی سوز کی

——— پھر ———

میرا یہ بظاہر حقیر نظر آنے والا روحانی ذرہ ——— ایک عظیم الشان طاقت میں تبدیل ہو کر دنیا و مافیہا اپنے سامنے بہا لیجائیگا

——— پھر ———

کوئی مادی طاقت اس کے سامنے ٹھہر نہ سکیگی ——— اس کے مقابل شیطان کے پاؤں جمینگے ——— ابراہیم علیہ السلام اور اسکے غلاموں کے سامنے سب مادی اور شیطانی آگیں ٹھنڈی پڑ جائینگی

بھلا

مادی تپش روحانی سوز کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے!

**محبت الٰہی کا سبق ——— روح کی بیداری**

یہی تو وہ سبق ہے۔ جو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

قادیان کی مقدس سرزمین میں ——— شعائر اللہ کے درمیان اس بستی کی پاک فضا میں ——— پاکیزہ ایتھر ETHER میں ——— پڑھائے جاتے ہیں

وہ کونسا ——— "روحانی ذرہ" ——— ہے

جو طاقت ENERGY میں تبدیل ہونے کی خواہش نہیں رکھتا

وہ کونسا ——— نوجوان احمدی دل ——— ہے

جس میں اپنے ——— سالانہ اجتماع ——— میں شمولیت کی تڑپ نہیں

اس دعا کے ساتھ کہ

**رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ——— رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم** (تذکرہ ص ۲۶)

خاکسار:- مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# احمدی تاجروں کیلئے ایک ضروری اعلان

جنگ ختم ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔ خدا کے دین کی اشاعت کے سامان جلد جلد پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو ایک بار پھر موقع دینا چاہتا ہے کہ وہ امن کے شہزادے کے جھنڈے تلے جمع ہو کر امن کا سانس لے۔ اسی غرض کے ماتحت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دین کے منادوں کو مختلف ممالک میں بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس وقت تک یہ کام اس لئے رکا رہا ہے کہ جنگ کی وجہ سے راستے مخدوش تھے۔ جہازوں میں بوجہ فوجی کاموں کے جگہ نہ مل سکتی تھی۔ اب یہ رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو جائینگی اور مبلغین سلسلہ اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہنچ کر خدا کا پیغام دنیا تک پہنچانا شروع کر دیں گے۔

ان مبلغین کے ذریعہ جماعت کی تجارت کو فائدہ پہنچانا بھی ہمارا مقصد ہے۔ لیکن یہ مبلغین صرف اسی وقت جماعت کے تاجروں کو فائدہ پہنچا سکیں گے جبکہ انہیں جماعت کی تجارت کی بابت علم ہو۔ انہیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ تاجران سلسلہ کن کن اشیاء کی تجارت میں مشغول ہیں۔ ان کے قبضہ میں تاجران سلسلہ کی اشیاء کے نمونہ جات ہونے چاہئیں۔ ان کے پاس تاجران کے تصدیقی خطوط ہونے چاہئیں کہ وہ ان کے نمائندے ہیں۔ تاکہ وہ ممالک غیر میں جا کر ان کی تیار کردہ اشیاء یا وہ اشیاء جن کی تجارت کرتے ہیں دکھائیں اور ان کے لئے آرڈر مہیا کر سکیں۔

اب تجارتی دنیا میں ایک ہیجان پیدا ہو گا اور وہی تاجر اپنی تجارت زندہ رکھ سکیں گے جو اس کے اہل ہوں گے۔ اسلئے تاجران سلسلہ کو چاہیئے کہ ایسے ذرائع جلد از جلد اختیار کریں جن سے وہ اپنی تجارت بعد از جنگ بھی جاری رکھ سکیں۔ اور اسکے لئے بیرون ہند ممالک سے ایجنسیاں بھی حاصل کریں یا اپنا مال باہر بھجوانے کی کوشش کریں۔

تاجران سلسلہ سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اس دفتر کو اپنی ہر چیز کے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو کم از کم تین تین نمونے بھجوائیں تاکہ وہ مبلغین کو دیئے جا سکیں۔ اور وہ ممالک بیرون ہند میں جا کر ان کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کر سکیں۔ اسی سلسلے میں یہ بھی تجویز ہے کہ یہ اشیاء جلسہ سالانہ کے موقع پر نمائش کے طور پر رکھی جائیں۔ تاکہ تاجران سلسلہ کی باہمی تجارت میں ترقی ہو۔ ایک دوسرے کی چیزوں کو دیکھ کر ان کا حوصلہ بڑھے۔ پس دوستوں سے پھر ایک دفعہ درخواست کی جاتی ہے کہ جو چھوٹی سے چھوٹی چیز کی تجارت کرتے ہیں یا خود تیار کرتے ہیں۔ وہ بھی دفتر میں ضرور بھجوائیں۔ جو ان کے لئے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔ اور اپنے نمائشی نمونہ جات کے ساتھ ایک لیبل لگائیں جس پر نمونہ کی قیمت کمپنی کا نام اور مکمل پتہ چھپا ہوا یا نہایت خوشخط لکھا ہوا ہو۔ یورپ اور دوسری قومیں تجارتی رنگ میں صف اول

بقیہ

میں شمار ہوتی ہیں۔ وہ اپنی چیزوں کی نمائش پر روپیہ پانی کی طرح بہاتی ہیں اور اس طرح اپنی تجارت کو فروغ دیتی ہیں۔ ہمارے احمدی تاجروں کو بھی اپنی تجارتوں کے لئے ایسے ہی طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ اور اسی لئے ان کے نمونہ جات منگوائے جا رہے ہیں تا جلسہ سالانہ کے موقع پر احمدی دوست ان سے واقفیت پیدا کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ امید ہے کہ احمدی تاجران اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے (ناظم تجارت)

# مولوی محمد عنایت اللہ صاحب مرحوم

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے عہد خلافت کے ابتدائی سال تھے کہ مرحوم دینیات کلاس میں بدوملہی سے آکر داخل ہوا۔ کچھ عرصہ بعد صدر انجمن کے بعض لاہوری ممبروں نے تجویز کیا۔ کہ سب طلباء کا طبی معائنہ ہو۔ اور عام قابلیت کا امتحان۔ تا جن کی جسمانی یا دماغی حالت کمزور ہے ان کی تعلیم انجمن کے خرچ پر نہ ہو۔ تا روپیہ ضائع نہ جائے۔ اس لپیٹ میں مرحوم بھی آگئے۔ میں تشحیذ الاذہان کے دفتر میں خدمت بجا لاتا تھا۔ اس دفتر میں ایک مختصر سی لائبریری بھی تھی۔ میز پر چند اخبارات اور رسالے پڑے رہتے اور بعض طلباء اور احباب پڑھنے آجاتے تھے۔ اسی سلسلہ میں مرحوم سے میری واقفیت ہوئی۔ جب مذکورہ بالا واقعہ انہیں پیش آیا۔ اور مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے ان کی ہمت بڑھائی اور بہر صورت تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔ لنگر سے کھانا بھی بند ہو چکا تھا۔ مرحوم ایک شیر فروش کے برتن وغیرہ مانجھ دیتے۔ کاروبار میں مدد کرتے۔ اور ساتھ ہی تعلیمی سلسلہ بھی جاری رکھتے۔ ان کے شوق کو دیکھ کر اور ان کی بعض باتوں کی بناء پر میں نے انہیں مولوی کہنا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ یہی نام ان کا زبان زد ہو گیا۔ ان کو فرمہ (؟) یا اخبار یا کسی رسالہ سلوائی کا کام اجرت پر دے دیا جاتا تب وہ اپنی جز رسی کی عادت سے جمع کرتے جاتے۔ کھانا باہر آنے والے مہمانوں کو کھانا کھلانے کی خدمات بجا لا کر پس خورد سے گزارہ کر لیتے۔ یا کوئی دوست مدد کر دیتا۔ یا اپنی پونجی سے تنور سے روٹی مول لیکر کھا لیتے۔ پھر رفتہ رفتہ وہ امرتسر پیدل چل کر جاتے آتے اور وہاں سے پرانی کتب وغیرہ کاغذ اپنے سر پر اٹھا لاتے۔ اور کچھ قیمت سے اصل بڑھا کر پھر سودا دے آتے۔ کچھ کتابیں بھی کمیشن پر لے لیں آہستہ آہستہ محنت مشقت پھل لائی اور ان کو خیال ہوا کہ کسی دکان کے چبوترے پر بیٹھ جاؤں۔ مال فروخت کرکے باقی اسباب تو کسی گھر میں رکھ دیتے۔ خود مسجد میں یا کسی کھلی جگہ رات کاٹ لیتے۔ اگر محنت مزدوری کا کوئی کام مل جاتا تو اس سے بھی فائدہ اٹھا لیتے۔

ایک روز میرے پاس آئے تو ان کے کپڑے اور انگلی (؟) گارے سے بھری تھیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب یہ کیا۔ جواب سے معلوم ہوا کہ ایک معمار کے ساتھ مزدور بن گئے۔ اس پر میں نے انہیں لطیفہ سنایا۔ جو میں نے اپنے والد ماجد سے بچپن میں سنا تھا کہ میر سید شریف (غالباً یہی نام تھا) بہت بڑے فاضل اور مصنف دہلی تحصیل علم کے لئے پہنچے۔ سوال سے بچنے کے لئے سبق وغیرہ سے فارغ ہو کر یہ مزدوری بھی کر لیتے۔ ایک روز وہ گارے کی کڑاہی اٹھائے جا رہے تھے۔ اور کچھ گارا ان کے گالوں اور کپڑوں پر بھی لگ چکا تھا۔ ایک مسلمان امیر کا گزر ہوا۔ (امیر صاحب موصوف صاحب جمال گورے رنگ کے تھے نقش محبوبانہ) تو وہ یالیتنی کنت ترابا۔ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ میر سید شریف نے کہا جناب تمام آیت تلاوت فرمایئے۔ وہ صاحب اس پر بہت خفیف ہوئے کیونکہ پوری آیت یہ ہے ویقول الکافر یالیتنی کنت ترابا۔ پلٹ کر گلے لگا لیا۔ اور معذرت کرتے ہوئے کہا تمام اخراجات میرے ذمے اپنا تمام وقت تحصیل علم میں خرچ کریں۔

مرحوم اپنے لباس اپنی غذا اپنی وضع قطع سے بہت بے پروا تھے۔ اور بعض خصائص و خصوصیات ذاتی و عادات نفسیاتی کی وجہ سے طلباء اور لڑکوں بلکہ بعض بڑی عمر کے لوگوں کے لئے دلچسپی کا موجب تھے جس کو بھی ملتے یا جو بھی دکان سے گزرتا مرحوم سے ضرور دو چار باتیں کر لیتا۔ وہ گھبرا بھی جاتے تھے مگر دکان خوب چل نکلی۔ کیونکہ پھر سودا بھی انہیں سے خریدا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ ان کی محنت دیانت کفایت بار آور ہوئی۔ اور ان کے پاس اچھا خاصہ سرمایہ ہو گیا۔ دکان بجائے کرایہ کے اپنی لے لی۔ بلکہ خرید بھی لی۔ نقد بھی بہت سا پس انداز کیا۔ اور کتابوں کی دکان کا اچھا خاصہ ذخیرہ بنا لیا۔ درسی کتب مدارس کی بھی فروخت کرتے تھے اور کاپیاں پنسلیں کاغذ وغیرہ ضروریات طلباء فراہم رکھتے اور لڑکے بلا ارادہ انہی سے خریدتے کیونکہ کچھ خریدار نوک جھونک کا موقعہ بھی انہیں مل جاتا تھا۔ مرحوم نے کئی ایک مفید کتب سلسلہ احمدیہ اور اسلام کے متعلق بھی اپنے خرچ سے چھپوا کر نفع حاصل کیا۔ ان کی شادی نہیں ہوئی۔ اسلئے کوئی اولاد نہیں۔ وصیت کے مطابق ترکہ انجمن کو ملے گا۔

میں نے یہ حالات اس لئے لکھے ہیں کہ نوجوانوں کو اس سے سبق حاصل ہو۔ اور وہ مشکلات کے پیش آنے پر ہمت نہ ہاریں۔ مرحوم نے مجھے بتایا کہ وہ وقت بھی تھا جب لنگر سے کھانا بند ہو گیا تھا۔ اور اب مجھے کوئی شکوہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب اسی کے مہتمم صاحب کو ایک ہزار روپیہ میں نے قرض حسنہ دیا ہے۔ جس کی نسبت بعد میں مجھے بتلایا کہ واپس وصول ہو گیا ہے۔ خدا مغفرت فرمائے

اکمل عفا اللہ عنہ

# مجالس خدام الاحمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے ماتحت نظارت تعلیم و تربیت اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احباب جماعت کو قرآن کریم و دینی معلومات سکھانے کے لئے ایک کلاس ۲۵ اگست تا ۲۱ ستمبر دارالامان میں کھولنے کا انتظام کیا ہے لیکن بہت سی مجالس خدام الاحمدیہ اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی طرف سے کوئی نمائندہ بھیجنے کی اطلاع نہیں آئی۔ یہ کلاس ۲۵ اگست کو شروع ہو جائیگی پس عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت سے کوئی نہ کوئی نمائندہ بھجوائیں۔ بلکہ کئی احباب کو ان دنوں میں رخصت لیکر دارالامان میں آخری عشرہ رمضان مبارک کا گزارنا چاہیئے۔ پس جماعتیں جلد توجہ کریں۔ اور ۲۴ اگست تک اپنے نمائندے بھجوا دیں۔ اور ہمیں قبل از وقت اطلاع دیں:۔

(صدر سب کمیٹی تعلیم القرآن خدام الاحمدیہ وقف تعلیم)

# بیرونی مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بہت سی بیرونی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ابھی تک فارم کوائف انصار اللہ پر ہو کر نہیں آئے۔ ان فارموں کے موصول ہونے پر تربیت اور تبلیغ کے وفود مقرر کئے جانے تھے۔ جن مجالس کی طرف سے فارم موصول ہو گئے ہوئے ہیں۔ وہاں تجویز کردہ تبلیغی پروگرام پر عملدرآمد شروع ہو گیا۔ صدر۔ زعماء صاحبان انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلد سے جلد فارم کوائف انصار اللہ پر کرکے بھجوائیں۔ تا وہ بھی انصار کے پروگرام کے ماتحت تبلیغی جہاد میں حصہ لیکر خدا تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں۔

قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ

181

# عظیم الشان خوش خبری

قرآن مجید کا ترجمہ ہر بڑا چھوٹا۔ مرد و عورت معمولی پڑھا لکھا گھر بیٹھے بڑی آسانی اور جلدی سے ہمارے تیار کردہ زیر طبع

منظور کردہ نظارت تالیف و تصنیف

## ترجمۃ القرآن!

جلد اول
(پارہ الٓمّٓ)

**بطرز جدید**

منظور کردہ نظارت تعلیم و تربیت

کو پڑھ کر سیکھ اور سمجھ سکتا ہے۔ نمونہ طرز جدید یہ ہے:۔

## اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

| اَلْ | حَمْدُ | لِ | اللّٰہِ | رَبِّ | اَلْ | عٰالَمِیْن |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سب | تعریف | واسطے | اللہ | پروردگار | تمام | جہانوں |

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

پارہ کی ہر آیت کے ہر جزو کا ترجمہ علیحدہ علیحدہ کرنے کے بعد بامحاورہ ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے جلد اول کے پڑھ لینے سے قرآن مجید کے ہزار ہا الفاظ کا ترجمہ آجاتا ہے اور عربی زبان کے سمجھنے کی بھی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے اپنے خاندان اور اپنی جماعت کے خواندہ افراد کا سہ ماہی کورس مقرر کر کے انہیں پڑھوائیے اور یاد کروائیے۔ کورس ۲۷ پارہ دوم سے تا اختتام سورہ بقرہ مرتب کیا جا رہا ہے۔

جلد اول ۲۰×۲۶ سائز کے ۵۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت بطرز لیسرنا القرآن طباعت عمدہ۔ کاغذ سفید۔ ہدیہ ایک روپیہ — ہدیہ جلد دوم ڈیڑھ روپیہ — ہر دو جلد کا ہدیہ پیشگی دینے والوں سے دو روپے محصول ڈاک چھ آنہ

نوٹ:۔ کاغذ کی کمیابی کی وجہ سے محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ جلدی اطلاع دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی مطلوبہ نسخے رجسٹری کروالیں

ملنے کا پتہ:۔ خاکسار:۔ عبدالرحمن مبشر مولوی فاضل منیجر مکتبہ بشارات رحمانیہ قادیان

---

# یہ سبزیاں کاشت کریں

ماہ اگست میں پھول گوبھی لعل بدخشاں درمیانی کا بیج بوئیں ایک ماہ کے بعد پنیری تیار ہو کر کھیت میں لگانے کے قابل ہو جائیگی۔ اس کے علاوہ بند گوبھی۔ گنڈ گوبھی۔ شلغم سنوبال۔ شلغم گولڈن مٹر۔ مولی۔ گاجر۔ پالک۔ ٹماٹر۔ سیم۔ چقندر۔ بینگن۔ پیاز۔ موتگرہ۔ میتھی۔ دھنیاں وغیرہ کے لئے زمین تیار کریں۔ مزید معلومات اور بیجوں کی اردو یا انگریزی فہرست کے لئے لکھیں۔

**کسان اینڈ کمپنی سوداگران بیج چیمبرلین روڈ لاہور**

---

**آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟** حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ۔!

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس ۱۶ سولہ روپے۔

ملنے کا پتہ۔ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

---

باجازت امور عامہ

# قادیان میں باموقع سکنی قطعات نیز آدو کانات بیز نین عدد مکانات خریدنے والوں کے لئے نادر موقع

قادیان میں سکنی اراضیات اب بہت کم ہیں۔ اور مشکل سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ میرے پاس اس وقت چند قطعات مختلف محلہ جات یعنی دارالرحمت۔ دارالعلوم۔ دارالبرکات۔ دارالاحسان۔ دارالفتوح۔ دارالراحت وغیرہ موجود ہیں۔ نیز چند دوکانوں کے لئے بھی باموقع قطعات ۴۰ فٹ کی سڑک پر واقع ہیں نیز تین عدد مکانات واقعہ محلہ دارالبرکات۔ دارالعلوم اور دارالفتوح میں ہیں۔ جن میں سے دو میرے ذاتی ہیں۔ ایک میرے عزیز کا ہے۔ جو دوست خریدنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والی درخواستوں کو مقدم رکھا جائیگا

**اگر کوئی صاحب اپنی جائیداد فروخت کرنا چاہیں**

تو مناسب قیمت انہیں دی جائے گی۔ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار

**قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان**

---

# ان احباب کی توجہ کیلئے جن کو اخبار باقاعدہ نہیں ملتا

روزانہ ڈاک میں کسی نہ کسی دوست کی طرف سے یہ شکایت موصول ہو جاتی ہے کہ اخبار باقاعدہ نہیں ملتا بعض اوقات دو دو تین تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ اور بعض ملتے ہی نہیں ایسی شکایات اکثر E.A.C. کے علاقہ سے آتی رہتی ہیں۔ ایسے جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاں تک اس دفتر کا تعلق ہے پوری کوشش اور احتیاط کے ساتھ ہر خریدار کو روزانہ پرچہ ارسال کیا جاتا ہے اور اس بات کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ کسی کا پرچہ رہ نہ جائے۔ اور پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بے قاعدگی راستہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے دفتر سے اس رنگ میں تعاون کریں۔ کہ پرچہ کے بے قاعدہ ملنے یا نہ ملنے کے ہر واقعہ کی اطلاع P.M.G. لاہور کو لکھ کر بھجوا دیا کریں۔ ایسی شکایات پر ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں امید ہے احباب اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے۔

(خاکسار:۔ منیجر الفضل)

---

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

# اعلان بحالی حصص

جملہ حصہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اپنا اجلاس مورخہ یکم اگست ۱۹۴۵ء میں فیصلہ کیا ہے کہ ایسے حصص بوجہ عدم ادائیگی بقایا اقساط ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہ ہو چکے ہوں۔ ان کو چار آنہ فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا جائے۔

اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص بوجہ عدم ادائیگی ضبط ہو چکے ہوں۔ اور کمپنی نے ان کو دوبارہ فروخت نہ کیا ہو چار آنہ فی حصہ تاوان معہ بقایا اقساط ادا کر کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک اپنے ضبط شدہ حصص بحال کرا سکتے ہیں۔

تاریخ مقررہ کے بعد کوئی رقم وصول نہ کی جائے گی۔ یہ آخری موقع ہے جو حصص بحال کرنے کے لئے حصہ داران کو دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد بحالی حصص کا موقع نہ مل سکے گا۔

**المعلن منیجنگ ڈائریکٹر**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**سان فرانسسکو ۱۹ اگست۔** آج ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ سیام اتحادی اقوام کے ساتھ صلح کی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ پیپلز اسمبلی نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ سیام نے امریکہ اور برطانیہ کے خلاف جو اعلان جنگ کر رکھا تھا۔ وہ واپس لے لیا گیا ہے۔

**واشنگٹن ۱۹ اگست۔** جاپانیوں کے ہتھیار ڈالنے کے باوجود روسی فوجیں منچوریا کوریا۔ اور سکھالین میں آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ امریکہ کے محکمہ جنگ میں روسیوں کے اس اقدام کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ روسیوں کی اس کارروائی کی وجہ سے مشرق میں ایک نیا زبردست جھگڑا پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔

**منیلا ۱۹ اگست۔** بحرالکاہل اس وقت نیم امن کی حالت میں ہے۔ لاکھوں چینی۔ جاپانی اور امریکن سپاہی جو ابھی تک مسلح ہیں۔ ایک دوسرے کے سامنے پر امن طور پر کھڑے ہیں۔ منچوریا میں روسی اور جاپانی فوجیں ابھی تک لڑ رہی ہیں۔

**لنڈن ۱۹ اگست۔** جنرل میکارتھر نے جاپانی گورنمنٹ کو ایک ریڈیائی پیغام میں اس امر کے لئے صاف الفاظ میں متنبہ کیا ہے کہ تین دن سے جاپانی حکومت ہتھیار ڈالنے میں لیت و لعل کر رہی ہے۔ لہٰذا میرے احکام کی فوراً تعمیل کی جانی چاہیئے۔ اب سے پہلے جاپان نے اس امر پر پروٹسٹ کیا تھا۔ جنرل میکارتھر نے ہتھیار ڈالنے کے متعلق جو شرائط پیش کی ہیں۔ وہ واضح نہیں ہیں۔ پھر جاپان نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ مہلت ... کم دی گئی ہے۔ لہٰذا ازاں ... نے یہ دریافت کیا۔ کہ جو قائم مقام بھیجے جائینگے۔ کیا انہیں صلح کے کاغذات پر دستخط کرنے ہونگے۔ اس آخری سوال پر جنرل میکارتھر نے نفی میں جواب دیتے ہوئے نہایت سخت الفاظ میں لکھا۔ کہ مزید تاخیر کو برداشت نہیں کیا جائیگا۔ جاپانی نیوز ایجنسی نے بتایا۔ کہ نئی کیبنٹ نے پرنس ہیگا شی کونی کی سرکردگی میں آج اپنا پہلا اجلاس منعقد کیا۔ اور اس کا سب سے پہلا کام صلح کی شرائط پر دستخط کرنا ہوگا۔

**لنڈن ۱۹ اگست۔** جاپانی فوجوں کی دھوکہ بازی کے خلاف احتیاط کے طور پر جاپانی فوجوں سے ایک ہزار گز کے فاصلہ سے ہی ہتھیار ڈلوائے جاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپانیوں سے ہتھیار ڈلوانے کا کام بہت لمبا اور مشکل ہوگا۔

**بمبئی ۱۹ اگست۔** ٹائمز آف انڈیا نے ایک ایڈیٹوریل میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ مشرق بعید کی جنگ میں ہندوستان کے بھاری حصہ کے پیش نظر جاپانی خاص طور پر قبضہ کرنے والی فوجوں میں ہندوستانی فوجی عنصر ضرور شامل کیا جائے۔ اور جاپان کے مستقبل کے متعلق انٹرنیشنل کانفرنس میں ہندوستان کو نمائندگی بھی دی جائے۔

**لنڈن ۱۹ اگست۔** ڈبلن کا جاپانی سفیر اپنی سرکاری رہائش گاہ سے غائب ہے۔ اخبار کے نمائندہ کو اسکی رہائش سے پتہ کرنے پر بتایا گیا تھا۔ کہ وہ نہیں مل سکتے۔

**چنکنگ ۱۹ اگست۔** چینی کمیونسٹ مارشل چیانگ کی ڈکٹیٹرشپ کو منظور نہیں کرینگے۔ چینی کمیونسٹ حلقوں کا بیان ہے۔ کہ کمیونسٹ کسی کولیشن وزارت میں شامل ہونے کو تیار نہیں ہیں۔ اور ان حلقوں میں اس بات پر بہت جوش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر کمیونسٹ لیڈروں نے کسی ایسے سمجھوتہ کی کوشش کی۔ تو ملک بھر میں کمیونسٹ فوجیں بغاوت کر دیں گی۔ اور اس کے متعلق احکام کی تعمیل کرنے سے انکار کر دینگی۔

**لنڈن ۱۹ اگست۔** روس اور پولینڈ کی از سر نو سرحد بندی کے لئے دونوں ملکوں میں معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

**واشنگٹن ۱۹ اگست۔** سابق وزیر اعظم جاپان سوزوکی نے نئی وزارت کے قیام کے اعلان کے بعد اپنے دفتر سے نکلتے وقت ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ساری جاپانی قوم کو اس بات کا رنج ہے۔ کہ آج اسے سخت ذلت کا سامنا ہے۔ مشہور جاپانی فلسفی آساہی کتیرا نے ٹوکیو کے اخبارات کو بتایا۔ جاپانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ لیکن ان کو اس بات کا احساس ہے کہ ان کی شہرت عزت اور وقار کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ عام جاپانی یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے بادشاہ کے حکم پر ہتھیار ڈالے ہیں۔ رضاکارانہ طور پر نہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ بادشاہ کے حکم پر ہتھیار ڈالنا اور بات ہے۔ اور دوران جنگ ہتھیار ڈالنا کچھ اور۔ جاپانیوں کو اس بات کا احساس ہے۔ کہ ان کو جس ذلت کا سامنا ہوا۔ اسکی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

**واشنگٹن ۱۹ اگست۔** جاپان کے حقیقی ارادوں کے متعلق امریکن اور برطانوی پریس میں پریشانی ظاہر کی جا رہی ہے۔ خصوصاً آسٹریلیا میں شہنشاہ جاپان کی تقریر پر سخت خدشات ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ اور یہ محسوس کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کی شرطوں پر عمل نہ کر سکے گا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ اتحادیوں کو پہلے سے بھی زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

**لنڈن ۱۹ اگست۔** آرچ بشپ آف کنٹربری ڈاکٹر فشر نے ہاؤس آف لارڈز میں اٹامک بم کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کوئی شخص اس بات کا احساس نہیں کر سکتا۔ کہ ایک لمحہ میں ہی اس خوفناک ہتھیار سے پانچ لاکھ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ لیکن ایک بات ضرور ہوئی ہے۔ کہ فی الحال اس بم نے مزید آدمیوں کو ہلاک ہونے سے بچا لیا ہے۔ لیکن اب دنیا کو یہ جان لینا چاہیئے۔ کہ تہذیب کو اب ایک زبردست خطرہ درپیش ہے۔ اور اب دنیا کو اس دھمکی کے پیش نظر موت یا زندگی میں سے ایک چیز کا انتخاب کرنا ہوگا۔

**نئی دہلی ۱۹ اگست۔** آج آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا جلسہ ہوا۔ مجلس عاملہ کے اکثر ارکان نے ویول تجاویز کے اس اصول کی مخالفت کی۔ کہ ہندو مسلمانوں کو مساوی نمائندگی دی جائے۔ نیز اس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ مہاسبھا کے ارکان حکومت کے خطابات واپس کر دیں۔

**لنڈن ۱۹ اگست۔** منیلا کے مذاکرات میں حصہ لینے کے لئے اتحادی نمائندے وہاں پہنچ رہے ہیں۔ لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن کے نمائندے پہنچ چکے ہیں۔ آسٹریلین امریکی اور چینی فوجی مشن کے نمائندے بھی پہنچ چکے ہیں۔ آج سارے جہاز پر اتحادی فوج کا کوئی سپاہی نہ زخمی ہوا نہ ہلاک۔

**نیویارک ۱۹ اگست۔** امریکن فوجوں کے کمانڈنگ جنرل نے متنبہ کیا ہے۔ کہ جو امریکن فوجیں جزائر جاپان میں اتریں گی۔ انہیں ساحل پر اترتے ہی لڑائی کے لئے تیار رہنا ہوگا۔

**واشنگٹن ۱۹ اگست۔** جاپان کو شکست دینے کے لئے طویل اور دشوار لڑائی لڑنی پڑی تھی۔ مگر فوجی اور سیاسی مبصروں کا خیال ہے۔ کہ فتح کے بعد جاپان کو شکست خوردہ حالت میں رکھنے کے لئے اس سے بھی طویل اور مشکل کشمکش کرنی پڑیگی۔

**پیرس ۱۹ اگست۔** مارشل پیٹان کو بذریعہ ہوائی جہاز پالک لے جایا گیا۔ اور وہاں سے انہیں بذریعہ کار نئے جیل میں پہنچایا گیا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ میڈم پیٹان کو ان کے ساتھ رہنے کی اجازت دی جائیگی۔ اگر جنرل ڈیگال نے اسکی سزا موت کو منسوخ کر دیا۔ تو اس صورت میں بھی میڈم پیٹان کو مارشل کے ساتھ رہنے کی اجازت دینے کے لئے غیر معمولی حکم جاری کرنا پڑیگا۔

**لنڈن ۱۹ اگست۔** امریکن فوج کے ساتھ علاوہ برطانوی فوج بھی جاپان کے ساحل پر اتریگی۔ جنرل میکارتھر سے بات چیت کرنے کے لئے چنکنگ سے چینی گورنمنٹ کا ایک ڈیلیگیشن سولونگ شنگ منیلا میں پہنچا ہے۔ چین کی بہنی فوج کے سامنے جاپانی فوج نے جنوبی چین کے شہر کانٹن میں ہتھیار ڈال دیئے۔

**لنڈن ۱۹ اگست۔** ابھی تک یہ بات صاف طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ کہ ہتھیار ڈالنے کے بعد جاپانی لوگوں پر کیا اثر پڑا ہے۔ کل امریکی بمبار جہازوں نے دیکھ بھال کے لئے اڑان کی۔ تو ان پر ہوا مار توپوں سے گولہ باری کی گئی۔ جاپانی حکومت کو صاف طور پر بتا دیا گیا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں باقاعدہ جاپان سے ہتھیار رکھوائینگی۔

**چنکنگ ۱۹ اگست۔** فرانسیسی گورنمنٹ کے ساتھ چینی حکومت کا سمجھوتہ ہو گیا۔ کوانگ چو وان کا علاقہ جو ۱۸۹۸ء میں چین سے لیا گیا تھا واپس کر دیا۔ فرانس نے اپنا سارا سامان بھی جو وہاں تھا چین کو دے دیا۔

**لنڈن ۱۹ اگست۔** برما میں جاپانی صفوں پر ہتھیار پھینکنے کے متعلق ہدایات پر مشتمل اشتہار پھینکے گئے۔

**منیلا ۱۹ اگست۔** ہتھیار ڈالنے کی شرطوں پر دستخط کرنے والا جاپانی مشن یہاں پہنچ گیا ہے جس میں سولہ آدمی شامل ہیں۔ منیلا پہنچنے پر انہیں حکم دیا گیا۔ کہ پہلے سینئر ممبر اتریں۔ پھر جونیئر۔ جاپانی مشن اور جنرل میکارتھر میں کل کانفرنس شروع ہوگی۔